لڑکوں اور لڑکیوں کیلئے الگ الگ کیمپس قائم کیے ہیں جہاں انگریزی زبان کو، عربی و اسلامی تعلیم کے تحت کر کے پڑھایا جائے۔ ہم یقین کامل رکھتے ہیں کہ اُثریہ ماڈل سکول اینڈ کالج یہ عصری ضرورت پوری کرنے میں کامیاب ہوں گے۔ ہم صرف دانش ور نہیں چاہتے بلکہ وہ دانش ور چاہتے ہیں جو اسلامی فکر کے حامل اور سیرتِ محمدی ﷺ سے آراستہ اور دانش شرق و غرب پر یکساں قدرت رکھتے ہوں۔

ہم والدین کی خدمت میں عرض کرتے ہیں کہ وہ اپنی اولادوں کو سیکولر تعلیم دلا کر عند اللہ خیر الاشغال، تہذیب الاطفال کی ذمہ داری سے بری نہ ہو جائیں گے۔ ہاں اگر وہ ہمارے کہے پر عمل کریں اور اپنی اولادوں کو اسلامی اور دنیوی تعلیم کے خوبصورت پیکر بنا کر، انہیں اپنا جانشین بنا جائیں تو یہ اولادیں اول ملک و ملت کیلئے مفید اور دوم ان کیلئے مایہ ثواب آخرت اور صدقہ جاریہ ثابت ہوں گی۔ اس لئے وہ اپنے پسران و دختران کو اُثریہ ماڈل سکول اینڈ کالج میں داخل کرائیں اور ملت اسلامیہ پاکستان کی سچی ترقی اور اپنی اخروی کامیابی کا حصول یقینی بنائیں۔ ہم مجرد فیض کے نہیں بلکہ فیض قرآن، فیض حدیث اور اکتساب فیض سلف صالحین کے داعی ہیں۔

تن ہمہ داغ داغ شد

حرمین کا شاید ہی کوئی شمارہ ہو جس میں ہم نے برادر کشی پر آنسو نہ بہائے ہوں۔ کوئٹہ، گلگت، بلتستان اور چلاس میں جس بے دردی سے خون مسلم کی ہولی کھیلی گئی، اس سے ہمیشہ کی طرح، حکومت کی نااہلی کھل کر سامنے آئی۔ اس درد کا درماں حکومت سے طلب کرنا، ایسے ہی بے سود ہے جیسے اس سے بجلی کی طلب!

ع جہاں بے درد حاکم ہو، وہاں فریاد کیا کرنا

اہل تشیع کو معلوم ہے کہ زرداری شیعہ اور گیلانی صاحب نیم شیعہ ہیں۔ قائم علی شاہ، بموجب شیعہ کے اہل بیت نبی میں سے ہیں مگر یہ سب لوگ چاہنے کے باوجود اور گلگت بلتستان کے وزیر اعظم مہدی شاہ خود شیعہ ہونے کے باوصف یہ خون ریزی نہیں روک سکے۔ انہیں نا اہل سمجھ لیں یا بے درد، بات اظہر من الشمس ہے کہ دیگر شعوب حیات کی طرح، یہ بھی ان کے انتظام سلطنت کا ننگا فلاپ ہے۔ ہم اپنا پرانا موقف ہی دہرائیں گے کہ اس مسئلہ کا حل اہل تشیع کے اپنے ہاتھ میں ہے۔ حقائق سے اعراض، معاملات کو پیچیدہ بنا دیتا ہے۔ ان کا سامنا کرنا چاہیے۔ یہ فساد حکومت کے کسی انتظامی حکم سے یا مجرموں کی گرفتاری سے نہ دبے گا۔

کنواں ساٹھ ڈول پانی نکالنے سے پاک نہیں ہوجاتا اگر اس میں سے کتا نہ نکالا جائے۔ وجہ نزاع کو رفع کرنا ہوگا۔ شیعہ بھائیوں کو وہ، وجہ بخوبی معلوم ہے۔ اہل سنت، علی رضی اللہ عنہ، فاطمہ رضی اللہ عنہا، حسن رضی اللہ عنہ و حسین رضی اللہ عنہ سے جو محبت رکھتے ہیں، اس کا رشتہ بنیادِ اسلام سے ہے اور ہم ان میں سے کسی ہستی کی توہین و تنقیص کا تصور بھی نہیں کرسکتے۔ خلافتِ راشدہ کا دروازہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ پر بند کردیتے ہیں۔ وہ خلافتِ بلا فصل کی غیر حقیقی اور وہمی شہادت دیتے رہتے ہیں مگر ہم اسے ناقابل التفات جانتے ہیں۔ محرم کی رسومات عزاداری کو ان کی میراث کہتے ہیں۔ خرابی ازواج رضی اللہ عنہن و اصحاب نبی رضی اللہ عنہم پر ان کے سب و شتم سے پیدا ہوتی ہے۔ خرابی اہل سنت کے جذبات مجروح کرنے کیلئے جلوس نکالنے کے نت نئے لائسنس حاصل کرنے سے جنم لیتی ہے۔ اپنے تئیں حسینیت اور باقی امت کو یزیدیت کا پیروکار کہنے سے بگاڑ پیدا ہوتا ہے۔ ہم تو ان کے کسی غیر امام مجتہد پر بھی سب و شتم نہیں کرتے کیونکہ یہ اخلاقی گراوٹ ہے۔ پھر شیعہ کو یہ بھی معلوم ہے کہ برادر کشی میں وہ بھی برابر کے شریک ہیں۔ کیا شیعہ اکابرین اس بات پر کبھی غور فرمائیں گے کہ اس تقتیل باہمی سے کیا حاصل ہوتا ہے۔ الحمدللہ انہوں نے وحدت المسلمین کی مجلس بنائی ہے۔ اس سے ظاہر ہے کہ وہ اس وحدت میں ساری امت کو شامل کرنا چاہتے ہیں۔ اس مجلس کو آپریشنل کریں۔ سپاہ صحابہؓ اور لشکر جھنگوی سمیت سب کو بلائیں۔ سب ابنائے اسلام سر جوڑ کر بیٹھیں۔ وجوہاتِ فساد کی فہرست تیار کریں۔ اتفاق باہمی سے اصل وجوہات کا سامنا کریں۔ ہم ان کے دل میں اصحاب و ازواجِ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت جبراً نہیں ٹھونستے مگر اتنا ضرور چاہتے ہیں کہ وہ ان پر جلی و خفی طریق پر سب و شتم نہ کریں تاکہ اہل سنت کے جذبات مجروح نہ ہوں۔ وہ یہ ضرور مانیں کہ معاملہ محض انتظامی نہیں بلکہ ایمانی ہے۔ وہ مل بیٹھیں اور مسئلہ کا حل خود نکالیں۔ کیا وہ اب تک اتنا بھی نہیں سمجھ سکے کہ سنگینوں کے سائے اور فوج کے حصار میں ماتمی جلوس محفوظ نہیں ہوتے۔ شیعہ علماء، اہل تشیع سمیت ساری امت کا بھلا سوچیں اور محبانِ صحابہؓ اور ابنائے امہات المومنینؓ کی جذبات کشی کی راہ روکیں۔ وہ ساری امت کی خیر خواہی کریں۔ ہم اپنے اس موقف کو ایک بار پھر دہرائیں گے کہ حل کی کنجی اہل تشیع کے پاس ہے۔ کیونکہ اہل سنت کی طرف سے ان پر کوئی زیادتی نہیں ہوتی۔ پہل ہمیشہ ان کی طرف سے ہوتی ہے اور جب ردِ عمل سامنے آتا ہے تو وہ حکومت کو کوسنے لگ جاتے ہیں۔ شیعہ اکابرین کی ذمہ داری بنتی ہے کہ وہ اپنے پیروکاروں کی سلامتی یقینی بنائیں۔ یہ کبھی نہ ہوگا کہ امہات المومنینؓ کے بیٹے اتنے بے حمیت ہوجائیں